ٹیلیفون نمبر ۱۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۲۵

از الفضل ہے ثابت الٰہی لیف تیار الفرقان حضرت مولانا... (اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا)

روزنامہ
الفضل
قادیان

ایڈیٹر غلام نبی — یوم سہ شنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

جلد ۳۰	۳ ماہ امان ۱۳۲۱ ہش	۱۵ ماہ صفر ۱۳۶۱ ھ	۳ ماہ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء	نمبر ۵۱

قادیان ۔ یکم ماہ امان ۱۳۲۱ ہش حضرت ام المومنین مدظلہا العالی بسیدہ ام طاہر احمد صاحب حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ۔ بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ۔ بیگم صاحبہ مرزا منصور احمد صاحب ۔ بیگم صاحبہ میاں محمد احمد خان صاحب اور بیگم صاحبہ مرزا حمید احمد صاحب کل تین بجے کی ٹرین سے سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کی عیادت اور تیمار داری کے لئے لاہور تشریف لے گئیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب آج صبح کی گاڑی سے سندھ جانے کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی طبیعت علیل ہے، دعائے صحت کی جائے ۔:

صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کی طبیعت زیادہ علیل ہوگئی

دردِ دل سے صحت یابی کے لئے دُعا کی جائے

قادیان یکم مارچ ۔ آج شام کے سات بجے صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے لاہور سے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو اطلاع دی ہے ۔ کہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ جو (لاہور ہسپتال میں داخل ہیں ۔) کی طبیعت بہت زیادہ علیل ہوگئی ہے ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم ۔ اے جو سندھ تشریف لے جا رہے تھے ۔ وہ بھی ٹھہر گئے ہیں ۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو بذریعہ تار اطلاع دے دی گئی ہے ۔ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب سے جلد سے جلد لاہور پہنچنے کی درخواست کی گئی ہے ۔

احباب جماعت صاحبزادی صاحبہ موصوفہ کی صحت و عافیت کے لئے دردِ دل کے ساتھ دُعا کریں ؛

اسلام کی صداقت کا ایک نشان
جو چھ (۶) مارچ سنہ ۱۸۹۷ء کو ظاہر ہوا

پنڈت لیکھرام کے قتل کا حادثہ ۶ مارچ سنہ ۱۸۹۷ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے مطابق وقوع پذیر ہوا جب بھی یہ دن قریب آتا ہے ۔ آریوں کی طرف سے کوشش کی جاتی ہے ۔ کہ اس نشان پر پردہ ڈالدیں ۔ اور پنڈت لیکھرام کو ایک شہید کی صورت میں دُنیا کے سامنے پیش کریں ۔ حال میں اخبار "پرکاش" لاہور نے بعنوان "دھرم ویر کی یاد" اپنی ۲۲ فروری کی اشاعت میں ایک مضمون لکھا ہے جس میں اس پُرانے بے بنیاد الزام کو دوہراتے ہوئے کہ کسی مسلمان نے پنڈت جی کو ہلاک کیا تھا ۔ لکھا ہے :-

"رشی دیانند کے بعد پنڈت لیکھرام آریہ سماج کے پہلے شہید تھے ۔ رشی دیانند نے مثال قائم کی ۔ پنڈت لیکھرام نے اس کی تقلید کی اور اس طرح انہوں نے دُوسرے دھرمی بھگتوں کے لئے شہادت کا دروازہ کر دیا"۔

پھر اُن کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے :-

"یہ نہیں کہ دھرم ویر پنڈت لیکھرام سچائی کا اظہار کڑوے طریق سے کرتے تھے ۔ انہوں نے مسلمانوں کے لئے ایسے ایسے محبت کے الفاظ استعمال کئے ہیں ۔ جو ایک شخص اپنے کسی پیارے کے متعلق ہی استعمال کر سکتا ہے"۔

مگر حقیقت یہ ہے ۔ کہ یہ دونوں باتیں صحیح نہیں نہ تو پنڈت صاحب کو کسی مسلمان نے قتل کیا اور نہ وُہ سچائی کا اظہار نہایت ملائم الفاظ میں کرتے تھے ۔ واقعہ یہ ہے ۔ کہ پنڈت لیکھرام اسلام اور بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہایت گندی گالیاں دیا کرتے تھے ۔ اور اس عادت میں وُہ اس قدر ترقی کر چکے تھے ۔ کہ خود آریوں کے نزدیک یہ ان کی خصوصیت سمجھی جاتی تھی ۔ چنانچہ لکھا ہے :-

"ویدک مسئلوں کی تعریف سُن کر وُہ خاموش نہیں رہ سکتے تھے ۔ بلکہ بلا لحاظ اس کے رُتبہ وغیرہ کے فریقِ مخالف پر بعض اوقات سخت سے سخت حملے کر دیا کرتے تھے"۔

(دیباچہ کلیات صـ۱۷)

انہی حملوں کے پیش نظر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ۔

"واضح رہے ۔ کہ اس شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سخت بے ادبیاں کی ہیں ۔ جن کے تصور سے بھی بدن کانپتا ہے ۔ اس کی کتابیں عجیب طور کی تحقیر اور توہین اور دشنام دہی سے بھری ہوئی ہیں ۔ کون مسلمان ہے ۔ جو ان کتابوں کو سُنے اور اس کا دل اور جگر ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو"۔ (اشتہار ۲ فروری سنہ ۱۸۹۳ء)

اسی طرح دیگر مذاہب کے متعلق بھی وُہ بے حد درشت کلامی سے کام لیتے تھے ۔ دراصل پنڈت جی کا یہی طریق عمل ان کے لئے موجب قتل ہوا ۔ جب پنڈت مذکور نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بھی پے در پے سخت کلامی کی ۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہایت دردمند دل کے ساتھ خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں جھکے ۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو بتایا گیا ۔ کہ یہ شخص چھ سال کے عرصہ میں مبتلائے عذاب ہوگا ۔ یہ الہام پاکر آپ نے ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں لکھا کہ

"خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا ہے ۔ کہ آج کی تاریخ سے جو ۲۰ فروری سنہ ۱۸۹۳ء ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی اُن بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی ہیں ۔ عذابِ شدید میں مبتلا ہو جائے گا سو اب میں اس پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں ۔ کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا ۔ جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت

دکھتا ہو۔ تو سمجھو۔ کہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے نہیں۔ اور نہ اس کی رُوح سے میرا نطق ہے۔"
(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء)

پھر فرمایا:۔

وبشرنی ربی وقال مبشراً
ستعرف یوم العید والعید اقرب
(کرامات الصادقین صفحہ ۵۴)

اس شعر کا ماحصل یہ ہے۔ کہ لیکھرام کی گرفت کا دن عید کے دن سے ملا ہوا ہوگا۔ پنڈت لیکھرام نے اس پیشگوئی کو جب سُنا۔ تو حسبِ معمول ہنسی میں اڑا دیا۔ اور لکھا کہ:۔
"خدا نے جبرئیل بھیج قادیانی کے کان میں ہماری موت کا الہام سنایا"۔ (کلیات آریہ مسافر صفحہ ۴۳۲) اور ساتھ ہی یہ اعلان کر دیا:۔
"میں نے عرض کی۔ کہ بارِ خدایا۔ ایسے مکّار کو سزا کیوں نہیں دیتا۔ جو بندگانِ ایزدی کو گمراہ کرتا ہے۔ فرمایا۔ ابھی اس کے پچھلے اعمال کا بدلہ باقی ہے۔ تین سال میں سزا دی جائے گی۔ . . . . . . آپ کی ذریت بہت جلد منقطع ہو جائے گی۔ غایت درجہ تین سال تک شہرت رہے گی"۔ (کلیات ۴۹۵-۴۹۸)

گویا دو پیشگوئیاں ایک دُوسرے کے مقابلہ میں کی گئیں۔ ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیشگوئی فرمائی۔ کہ لیکھرام چھ سال کے عرصہ میں مبتلائے عذاب ہوگا اور اس کی گرفت کا دن عید کے دن سے ملا ہوا ہوگا۔ دُوسری طرف پنڈت لیکھرام نے یہ پیشگوئی کی۔ کہ مرزا صاحب تین سال تک ہلاک ہو جائیں گے۔ اور ان کی ذرّیت منقطع ہو جائے گی۔ ان دونوں پیشگوئیوں پر آج پچاس سال کے قریب عرصہ گزر رہا ہے۔ فیصلہ صادر ہُوئی جب ایک طرف سے اسلام کے پہلوان نے جو درحقیقت خدا کا پہلوان تھا۔ لیکھرام کے متعلق پیشگوئی کی اور دوسری طرف سے لیکھرام نے جو آریہ سماج کا لیڈر تھا پیشگوئی کی کہ تین سال تک مرزا صاحب (نعوذ باللہ) نابود ہو جائیں گے اور ان کی ذریت منقطع ہو جائے گی۔ آج دنیا دیکھ رہی ہے۔ کہ کون سچا ثابت ہُوا اور کون جھوٹا۔ پنڈت لیکھرام میعاد کے اندر کوچ کر گیا لیکن حضرت مرزا صاحب اس کے بعد پندرہ سال زندہ رہے۔ اور ہر دن جو آپ کی زندگی میں آیا۔ وہ آپ کے لئے نئی کامیابیوں اور نئی کامرانیوں کی بشارت لایا۔ پھر وہ ذریت جس کے منقطع ہونے کی پنڈت لیکھرام نے خبر دی تھی۔ خدا نے اسے ایسا سرسبز کیا۔ کہ آج لاکھوں انسان اسی ذریت کے فیوض سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ اور ایک دنیا ان کی راہنمائی میں چلنا اپنے لئے فخر کا موجب سمجھتی ہے۔

غرض یہ ایک بہت بڑی پیشگوئی ہے۔ جس سے اسلام اور احمدیت کی صداقت روز روشن کی طرح واضح ہوتی ہے۔ مگر افسوس آریہ سماج نے تعصب سے علیحدہ ہو کر اس پر کبھی غور نہیں کیا۔ اور اب تک اس کے افراد اسی خیالِ باطل میں مبتلا ہیں۔ کہ یہ قتل کسی سازش کا نتیجہ تھا جو کسی مسلمان کے ہاتھ سے وقوع میں آیا۔ حالانکہ آریوں کے پاس اس بات کا کوئی ثبوت نہیں۔ اگر ان کے پاس کوئی ثبوت ہوتا۔ تو وہ کیوں اسوقت پیش نہ کرتے۔ جب ان کے اس قسم کے شور و شر پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکان کی تلاشی لی گئی تھی اس وقت پورے طور پر ناکام رہنے کے باوجود اس غلط الزام کو دوہرانا قطعاً مناسب نہیں:۔

بات اصل میں یہ ہے کہ پنڈت لیکھرام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی اس صفائی اور وضاحت کے ساتھ پوری ہو چکی ہے۔ کہ آریوں کو اس کے متعلق سوائے اس کے کوئی اعتراض سوجھتا ہی نہیں۔ کہ یہ واقعہ سازش سے وقوع پذیر ہُوا۔ مگر یہ کہہ کر وہ ایک رنگ میں پیشگوئی کے پورا ہونے کا اعتراف کر لیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس الزام کی تردید اسی وقت کر دی تھی۔ نہ صرف عقلی رنگ میں بلکہ الزام لگانے والوں کو مقابلہ میں بلا کر بھی۔ مگر کوئی سامنے نہ آیا۔ ان حالات میں ایسے بوسیدہ اور بے بنیاد اور رد شدہ اعتراض کو ہر سال دوہرانا سوائے اس کے کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ کہ خواہ مخواہ مسلمانوں کے خلاف جذبہ نفرت و حقارت پیدا کیا جائے۔ اور اس کے ساتھ ہی جب آریہ نوجوانوں سے یہ کہا جاتا ہے کہ انہیں پنڈت لیکھرام کی تقلید کرنی چاہیئے تو اس منافرت کو تازہ اور وسیع کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جو پنڈت لیکھرام نے اپنی درشت کلامی سے پیدا کی تھی:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کوشش کرو کہ خُدا کے پیارے ہو جاؤ

"سچی تقوے (آہ بہت ہی کم ہے سچی تقوے) خدا کو راضی کر دیتا ہے۔ اور خدا نہ معمولی طور پر بلکہ نشان کے طور پر کامل متقی کو بلا سے بچاتا ہے۔ ہر ایک مکار یا نادان متقی ہونے کا دعوےٰ کرتا ہے۔ مگر متقی وہ ہے جو خدا کے نشان سے متقی ثابت ہو۔ ہر ایک کہہ سکتا ہے کہ میں خدا سے پیار کرتا ہوں۔ مگر خدا سے پیار وہ کرتا ہے جس کا پیار آسمانی گواہی سے ثابت ہو۔ اور ہر ایک کہتا ہے کہ میرا مذہب سچا ہے۔ مگر سچا مذہب اس شخص کا ہے جس کو اسی دنیا میں نور ملتا ہے۔ اور ہر ایک کہتا ہے کہ مجھے نجات ملے گی۔ مگر اس قول میں سچا وہ شخص ہے۔ جو اسی دنیا میں نجات کے انوار دیکھتا ہے۔ سو تم کوشش کرو کہ خدا کے پیارے ہو جاؤ۔ تا تم ہر ایک آفت سے بچائے جاؤ"۔ (کشتی نوح)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اطلاع

ناصر آباد ۲۵ فروری۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب لکھتے ہیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ نقرس کی درد اور ورم میں مزید کمی ہے۔ حضور کے اہلبیت اور خدام خیریت سے ہیں:۔

احمدی جماعتوں کے لئے ضروری اعلان

گزشتہ مجلس شوریٰ میں ایک تجویز یہ پیش ہوئی تھی۔ کہ ہر جماعت سلسلہ کا کوئی ہفتہ وار یا روزانہ اخبار لازماً خریدے۔ اس تجویز پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا تھا۔

"گو میرے نزدیک یہ تجویز قابل عمل نہیں۔ مگر میں کثرت رائے کے حق میں فیصلہ کرتا ہوں۔ کہ جس جماعت کے چندہ دہندگان کی تعداد بیس یا بیس سے زیادہ ہو وہ لازماً اخبار منگوائے اور جس کے چندہ دہندگان اس سے کم ہوں۔ وہ کم سے کم الفضل کا خطبہ نمبر یا فاروق خریدے اور صوبہ بنگال کے لئے بنگلہ اخبار احمدی خطبہ نمبر الفضل یا فاروق کے قائمقام سمجھا جائے۔ محکمہ متعلقہ ایک سال کے بعد رپورٹ کرے۔ کہ اس پر کہاں تک عمل ہُوا ہے"۔

میں اس اعلان کے ذریعہ احباب جماعت کو حضور کے اس فیصلہ کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ پہلے بھی نظارت تعلیم و تربیت اور الفضل کی طرف سے اس بارے میں اعلان شائع ہوتے رہے ہیں۔ امید ہے کہ احباب نے اس طرف توجہ کی ہوگی۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اخبار احمدیہ

اطلاع جماعت ہائے تحصیل پھلور و نکودر ضلع جالندھر کے لئے لکھا جاتا ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب مبلغ کو کچھ عرصہ کے لئے علاقہ مذکور میں متعین کیا گیا ہے۔ احباب ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش فرمائیں (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

تقرر امین آئندہ کے لئے عبد اللطیف صاحب کو جماعت احمدیہ اوڑ ضلع جالندھر کے لئے امین مقرر کیا جاتا ہے۔ (ناظر بیت المال)

درخواست دعا پائلٹ آفیسر میاں محمد لطیف صاحب پندرہ یوم کی رخصت گزار کر کوہاٹ گئے ہیں جہاں انہیں تبدیلیٔ آب و ہوا کے لئے بھیجا گیا ہے۔ ان کی صحت کے لئے احباب دعا فرمائیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات

نمائندگان مجلس مشاورت کے انتخاب کے متعلق

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس مشاورت ۱۳۱۹ہش کے موقعہ پر جو افتتاحی تقریر فرمائی تھی - اس کا ایک حصہ جو انتخاب نمائندگان کے متعلق ہے - درج ذیل کیا جاتا ہے - احباب جماعت کو چاہیئے - کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ان ہدایات کو ملحوظ رکھ کر مجلس مشاورت کے لئے نمائندگان کا انتخاب فرمائیں:-

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

ہماری ذمہ واریاں اور ہمارے فرائض ایسے نازک ہیں - کہ ان کا خیال کر کے بھی دل کانپ جاتا ہے - وہ نیا آسمان - اور نئی زمین بنانے کا کام جو اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد فرمایا تھا - اب وہ ان کے ہاتھوں سے منتقل ہو کر ہمارے سپرد کیا گیا ہے - اور ہم میں سے ہر ایک بلا استثنا وہ شخص ہے - جو اس بات کو جانتا ہے - اور سمجھتا ہے - اور تسلیم کرتا ہے - کہ ہم اس کام کے اہل نہیں ہیں - بلکہ اس کام سے واقف بھی نہیں ہیں - جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے - ہمارے سپرد یہ کام کیا گیا ہے - کہ ہم ایک ایسی عمارت تیار کریں - جو دنیوی عمارتوں کے مقابلہ میں روحانی صنعت میں ایسا ہی رتبہ رکھتی ہو - جیسے دنیوی عمارتوں میں - مثلاً تاج محل مگر ہم تو جھونپڑے بنانے کی بھی طاقت نہیں رکھتے - مزدوروں کے چھپر بنانے کی بھی ہم میں طاقت نہیں - گویا یہ کہ ہم وہ عظیم الشان عمارت تیار کریں - جسے دیکھ کر اگلے ، اور پچھلے لوگ حیران رہ جائیں - سوائے اس کے کہ اللہ تعالےٰ یہ کام ہماری طرف سے خود ہی کر دے - جیسے پرانے قصوں میں بیان کیا جاتا تھا - کہ جنات لوگوں کے مکانات بنا جایا کرتے تھے - ہماری امیدیں بھی اپنے رب پر ایسی ہی ہیں - وہ فرضی جن تو لوگوں کے کیا مکانات بناتے تھے؟ البتہ ہم یہ امید رکھتے ہیں - کہ ہمارا رب ہم پر یہ رحم کرے - کہ جب ہم سو رہے ہوں - تو اپنے فضل سے وہ روحانی عمارت دنیا میں خود بخود کھڑی کر دے - اور جب ہم جاگیں - تو یہ دیکھ کر اس کے حضور سجدات شکر بجا لائیں - کہ خدا نے ہم پر رحم کر کے وہ کام خود بخود کر دیا ہے - جس کا بجا لانا ہمیں اپنے لئے بالکل ناممکن نظر آتا تھا - اور جس کا کرنا ہمیں سخت مشکل دکھائی دیتا تھا - مگر جہاں ایک حصہ اس کام کا ایسا ہے - جو دعاؤں اور عاجزی اور زاری سے خدا تعالےٰ سے کروایا جا سکتا ہے - وہاں اس کام کا ایک حصہ ایسا بھی ہے - جو ہمارے ذمہ ہے اور جس کی طرف اگر ہم نگاہ نہ رکھیں گے اور اگر ہم اپنے اس حصہ کو پورا کرنے کی کوشش نہ کریں گے - تو ہم اللہ تعالےٰ کے اس فضل کے کبھی مستحق نہیں ہو سکتے - جس کی ہم امید لگائے بیٹھے ہیں - اور وہ یہ ہے - کہ ہمیں اپنے کام کے لئے ہمیشہ اہل لوگوں کا انتخاب کرنا چاہیئے -

مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بعض جماعتیں ایسی ہیں - جو مجلس شوریٰ میں اپنے نمائندے اہل چن کر نہیں بھجواتیں چنانچہ میں نے اسی سال کے نمائندگان کی جو لسٹیں دیکھی ہیں - ان میں بعض منافق بھی مجھے نظر آئے ہیں - بعض نہایت ہی کمزور ایمان والے بھی مجھے دکھائی دیئے ہیں - بعض بڑبولے - اور معترض بھی میں نے دیکھے ہیں - اور بعض یقینی طور پر ایسے لوگ ہیں - جو اپنے اندر بہت تھوڑا ایمان رکھتے ہیں - اگر جماعتیں اپنے نمائندگان کا صحیح انتخاب کرتیں - تو اس قسم کی کوتاہی اور غفلت ان سے کبھی سرزد نہ ہوتی - مگر افسوس ہے - کہ جماعتیں یہ نہیں دیکھتیں - کہ کون نمائندگی کا اہل ہے؟ بلکہ وہ یہ دیکھا کرتی ہیں - کہ کون فارغ ہے - جسے قادیان بھیجا جا سکتا ہے - اور جب نمائندگی کا سوال ہو - تو وہ پوچھ لیتی ہیں - کہ کیا کوئی فارغ ہے؟ اور کیا وہ قادیان جا سکتا ہے - اس پر جو بھی کہدے - کہ میں فارغ ہوں اسے بھجوا دیا جاتا ہے - اور یہ قطعی طور پر نہیں سمجھا جاتا - کہ اس مجلس شوریٰ کی ذمہ واریاں کتنی وسیع ہیں - اور کتنے اہم فرائض ہیں - جو نمائندگان پر عائد ہوتے ہیں صرف اس لئے کہ ایک شخص فارغ تھا - یا صرف اس لئے کہ ایک شخص بڑبولا اور معترض تھا - یا صرف اس لئے کہ ایک شخص زیادہ آسودہ حال تھا - یا صرف اس لئے کہ ایک شخص آگے آنا چاہتا تھا - انہوں نے اس کو نمائندہ بنا کر قادیان بھیج دیا - حالانکہ وہ شخص جو آگے آنا چاہے - اور خود بخود کوئی عہدہ مانگے - رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ ایسے شخص کے متعلق یہ فرمایا کرتے تھے - کہ اسے وہ عہدہ نہیں دیا جائے گا -

پس میں جماعت کو آپ لوگوں کی وساطت سے یہ پیغام پہنچانا چاہتا ہوں - کہ جو کام خدا کا ہے - وہ تو بہر حال اسے پورا کرے گا - مگر جس کام کا ہمارے ساتھ تعلق ہے - اگر ہم اس کام کو دیانت داری کے ساتھ سرانجام نہیں دیں گے - تو اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے نزول میں دیر لگ جائے گی پس اپنی ذمہ واریوں کو سمجھو - اور نمائندگی کے لئے ہمیشہ اہل لوگوں کو منتخب کرو جہاں تک میں سمجھتا ہوں - میرا یہ خیال ہے کہ جماعت نے ابھی تک مجلس شوریٰ کی اہمیت کو نہیں سمجھا - انہوں نے صرف اس کو ایک مجلس سمجھ لیا ہے - جس کے متعلق وہ سمجھتے ہیں - کہ اگر اس میں انہوں نے اپنی جماعت کا کوئی نمائندہ نہ بھیجا - تو ان کی سبکی ہوگی - اسی لئے انہوں نے کامل غور سے کام نہیں لیا - اور نمائندہ کے طور پر بعض منافقین کا بھی انتخاب کر لیا ہے - اسی طرح انہوں نے بے نمازیوں کو بھی چن لیا ہے - بلکہ ان لوگوں کو بھی چن لیا ہے - جن کا کام سلسلہ پر ہر وقت اعتراضات کرتے رہنا ہے - صرف اس لئے کہ وہ بڑبولے تھے - یا صرف اس لئے کہ وہ معترض تھے - یا صرف اس لئے کہ وہ دولت مند تھے - یا صرف اس لئے کہ وہ خواہش رکھتے تھے - کہ انہیں آگے آنے کا موقعہ ملے - حالانکہ اس مجلس شوریٰ کے سپرد ایک ایسا کام ہے جس کی اہمیت اور نزاکت ایسی عظیم الشان ہے - کہ اس کو کسی وقت بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اور وہ یہ کہ اس مجلس کے سپرد ایک کام یہ بھی ہے - کہ اگر کسی خلیفہ کی ناگہانی موت ہو جائے - تو یہ مجلس اس کی وفات پر جمع ہو - اور نئے خلیفہ کا انتخاب کرے - اگر اس جماعت کے اندر بھی منافقین شامل ہوں - اگر اس جماعت کے اندر بھی کمزور ایمان والے لوگ شامل ہوں - اگر اس جماعت کے اندر بھی بے نمازی شامل ہوں - اگر اس جماعت کے اندر بھی وہ بڑبولے اور معترض شامل ہوں - جن کے دل اللہ تعالےٰ کی خشیت سے بالکل خالی ہوں - تو نتیجہ یہ ہوگا - کہ اس مجلس میں بھی پارٹی بازی شروع ہو جائے گی - اور کوئی کسی کی طرف جھک جائے گا - اور کوئی کسی کی طرف - اور لڑائی جھگڑا اور فساد شروع ہو جائے گا - جیسے بعض ناقص العقل اور کمزور جماعتوں میں پریذیڈنٹ وغیرہ کے انتخاب کے موقعہ پر اس قسم کے جھگڑے ہو جایا کرتے ہیں - اور جماعت کا ایک حصہ کسی کے متعلق پراپیگنڈا کرتا رہتا ہے اور دوسرا حصہ کسی کے متعلق - اور انتخاب کے موقعہ پر بجائے سنجیدگی اور متانت کے ساتھ غور کرنے کے ہر پارٹی یہ چاہتی ہے کہ جس کا اس نے انتخاب کیا ہے - وہی پریذیڈنٹ ہو - اگر اس قسم کے جھگڑے - اور اس قسم کی پارٹی بازی مجلس شوریٰ میں بھی شروع ہو گئی - تو اس وقت خلافت خلافت نہیں رہے گی - بلکہ ایک ادنےٰ دنیوی انتظام ہوگا - جو نہ دین کے لئے مفید ہوگا اور نہ دنیا کے لئے - اس مجلس میں تو ان لوگوں کو شامل ہونے کے لئے بھیجنا چاہیئے جن کا ایمان اتنا مضبوط ہو - کہ وہ سلسلہ کے فائدے کے لئے اپنے باپ اور ماں کی بات سننے کے لئے بھی تیار نہ ہوں - کجا یہ کہ وہ ادھر ادھر سے باتیں سنیں - اور سلسلہ کے خلاف پروپیگنڈا کرنے لگ جائیں - اس قسم کے آدمی تو مجلس شوریٰ سے ہزاروں میل کے فاصلہ پر رہنے چاہئیں - کجا یہ کہ ان کو نمائندہ بنا کر اس مجلس میں شامل کر لیا جائے -

پس یہ ایک خطرناک غلطی ہے۔ جو اس دفعہ جماعت سے کی۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ آئندہ جماعتیں میری اس ہدایت کو یاد رکھیں گی۔ بلکہ میں جماعت کے کارکنوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ میرے اسنے حصہٴ تقریر کو الگ شائع کر دیں۔ اور آئندہ مجلس شوریٰ کے موقعوں پر ہمیشہ اسے شائع کرتے رہیں۔ تاکہ جماعتیں ان لوگوں کا انتخاب کر کے بھیجا کریں۔ جو تقوےٰ اور دیانت اور عبادت کے لحاظ سے بڑے ہوں۔ یہ نادانی کا خیال ہے۔ جو بعض جماعتوں میں پایا جاتا ہے۔ کہ فلاں چونکہ مالی واقفیت رکھتا ہے اس لئے اسے نمائندہ بنا کر بھیجنا چاہیئے یا فلاں چونکہ بولتا زیادہ ہے۔ اس لئے اسے نمائندہ بنا کر بھیجنا چاہیئے۔ اگر محض مالی واقفیت کی وجہ سے شورےٰ کی نمائندگی جائز ہو۔ تو پھر تو کوئی ہندو بھی ہمیں نمائندہ بنا لینا چاہیئے۔ اسی طرح اگر کوئی عیسائی مالی امور کے متعلق واقفیت رکھتا ہو۔ تو اسے بھی نمائندہ بنا لینا چاہیئے۔

حقیقت یہ ہے کہ بجٹ سے تعلق رکھنے والی یہ باتیں محض سطحی ہیں۔ اور دوسرا درجہ رکھتی ہیں۔ اگر یہ نہ ہوں۔ تو کوئی نقصان نہیں ہو سکتا۔ آخر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں کونسا بجٹ تیار ہوا کرتا تھا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں کونسا بجٹ ہوتا تھا۔ اسی طرح حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کے زمانہ میں بجٹ بنتا ہی نہیں تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بھی بجٹ نہیں بنتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ میں جب کام انجمن کے سپرد ہوا۔ تو اس وقت بجٹ بننے لگا۔ لیکن فرض کرو کہ کسی وقت ہم ضرورتاً اس مجلس کو اڑا دیں۔ تو سلسلہ کو اس سے کیا نقصان ہو سکتا ہے۔ یہ بجٹ پر بحث ایک سطحی کام ہے۔ اور اگر ہم اس کام کے لئے ایسے ہی لوگوں کو منتخب کیا کریں۔ جو مالی معاملات کے متعلق اچھی واقفیت رکھتے ہوں یا بڑ بولے اور معترض ہوں۔ اور نمائندوں کے انتخاب میں نیکی اور تقوےٰ کو مدنظر نہ رکھا کریں۔ تو یہ ایسی ہی بات ہوگی جیسے چہرہ کی صفائی کے لئے کسی کی روح نکال لی جائے اگر روح نہیں ہوگی۔ تو مردہ کی لاش کو سے کر کسی نے کیا کرنا ہے۔ خواہ اس کا چہرہ کیسا ہی چمکتا ہو۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر ہمیں ایسے متقی اور نیک لوگ ملیں جو دنیوی علوم سے بھی آگاہ ہوں۔ اور حسابی معاملات میں بھی اچھی دسترس رکھتے ہوں۔ یا اچھے لسان اور لیکچرار ہوں۔ تو یہ بڑی اچھی بات ہے میں یہ نہیں کہتا کہ ضرور ایسے ہی نمازی کو چنو جو حساب نہ جانتا ہو۔ یا ایسے ہی نیک شخص کا انتخاب کرو جو بولنا نہ جانتا ہو۔ اگر دونوں خوبیاں کسی میں پائی جائیں۔ تو اسی کا انتخاب کرنا زیادہ موزوں ہوگا۔ لیکن اگر کسی میں نیکی اور اتقا نہیں۔ بلکہ وہ محض دنیوی علوم کا ماہر ہے۔ تو تم اس کی بجائے اس متقی اور پرہیزگار انسان کا انتخاب کرو جو اپنے دل میں دین کا درد رکھتا ہو۔ جو بڑبولا نہ ہو۔ جو اپنے آپ کو آگے کرنے کی عادت نہ رکھتا ہو۔ اور بایں ہمہ بات کو سمجھنے اور مشورہ دینے کی بھی اہلیت رکھتا ہو۔ مگر یہ کہ صرف دنیوی علوم و فنون کو مدنظر رکھا جائے۔ اور یہ نہ دیکھا جائے۔ کہ وہ اپنے دل میں اللہ تعالےٰ کی خشیت اور محبت بھی رکھتا ہے۔ یا نہیں ایک فضول بات ہے۔ پس میں جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اور متعلقہ کارکنوں کو بھی ہدائت کرتا ہوں۔ کہ وہ میرے اس حصہٴ تقریر کو بقیہ جماعت تک پہونچا دیں۔ اور پھر متواتر پہونچاتے رہیں۔ کہ مجلس شورےٰ کے نمائندے ایسے ہی منتخب کرنے چاہئیں۔ جن کے اندر تقوےٰ و طہارت ہو۔ جو لوگ لڑاکے اور فسادی ہوں نمازوں کی پابندی کرنے والے نہ ہوں۔ جھوٹ بولنے والے ہوں۔ معاملات کے اچھے نہ ہوں بلاوجہ ناجائز افترا اور اعتراض کرنے والے ہوں۔ یا منافق اور کمزور ایمان والے ہوں۔ ان کو بطور نمائندہ منتخب کرنا جماعت کی جڑ پر تبر رکھنا ہے۔ اور ایسے لوگوں کو مجلس کے قریب بھی نہیں آنے دینا چاہیئے۔ چاہے وہ کروڑوں روپیہ کے مالک ہوں۔ اور چاہے وہ باتیں کر کے تمام مجلس پر چھا جانے والے ہوں۔ ہمارے لئے وہی لوگ مبارک ہیں جن کے اندر دین اور تقوےٰ ہے خواہ وہ اچھی طرح بول بھی نہ سکتے ہوں۔ اس کے مقابلہ میں وہ لوگ جن میں دین اور تقوےٰ نہیں۔ خواہ وہ لسان اور لیکچرار ہوں۔ اور خواہ ان کے گھر ۲۲ سونے اور چاندی سے بھرے ہوئے ہوں۔ ہمیں انکی ہرگز ضرورت نہیں۔ اور وہ اس مجلس سے جس قدر دور رہیں۔ اتنا ہی ہمارے لئے اچھا ہے۔

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب سے ایک سوال

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے ایک کتاب بنام مجدد اعظم یعنی سوانح عمری مرزا غلام احمد صاحب قادیانی شائع کی۔ آپ اس کتاب کی وجہ تالیف تمہید کے صلا پر یوں بیان فرماتے ہیں "جب میں نے دیکھا کہ وہ مقدس زمانہ تاریخ کے لحاظ سے ہم سے دور ہوتا جاتا ہے۔ اور اس کے دیکھنے والے بھی سفر کرتے جاتے ہیں۔ اور پبلک میں دشمنوں نے بوجہ تعصب و عناد اور غالی دوستوں نے بوجہ غلو اور خوش عقیدگی اس راستباز انسان کی تصویر اس قدر غلط اور مکروہ بنا کر پیش کی ہے۔ جس سے ایک حق پرست انسان کا دل غم اور رنج سے خون ہو جاتا ہے۔ اور آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہہ نکلتے ہیں۔ تو میں نے مناسب سمجھا کہ اس برگزیدہٴ الٰہی کی حتی المقدور صحیح تصویر اس کتاب کے ذریعہ جس کا نام مجدد اعظم ہے پیش کروں"۔

مندرجہ بالا تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کو اس کتاب کے لکھنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی۔ کہ اول حضرت مرزا صاحب کو دیکھنے والے لوگ دنیا سے رخصت ہو رہے ہیں۔ دوم۔ دشمنوں نے بوجہ دشمنی اور غالی دوستوں (میرے خیال میں ڈاکٹر صاحب کی مراد قادیانی حضرات سے ہے) نے بوجہ غلو حضرت مرزا کی غلط اور مکروہ تصویر لوگوں کے سامنے پیش کی ہے۔ سوم۔ ڈاکٹر صاحب حضرت مرزا صاحب کی صحیح تصویر پبلک کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں میں بطور متلاشی حق نہ کہ کسی پارٹی سے متعلق ہوتے ہوئے ڈاکٹر صاحب سے ایک سوال کرتا ہوں۔ امید ہے ڈاکٹر صاحب میری نیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اور اپنے مجدد اعظم کے ان اخلاق کے پیش نظر جن کا ذکر انہوں نے اسی کتاب کے صفحہ اول میں کیا ہے جواب عنائت فرمائیں گے۔

ڈاکٹر صاحب نے اپنی کتاب مجدد اعظم حصہ اول کے ۲۷۷ پر لکھا ہے۔ "کس قدر عجیب بات ہے کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کی کتابوں میں دعوئے نبوت کا ذکر تو ایک دفعہ بھی نہیں۔ البتہ دعویٰ نبوت کا انکار بکثرت اور بار بار موجود ہے"

اس عبارت میں ڈاکٹر صاحب نے یہ ظاہر کیا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے نبوت کا دعوے اپنی کسی تحریر میں ایک بار بھی نہیں کیا۔ ناظرین آپئے ہم حضرت مرزا صاحب کی تحریروں اور آپ کے الہامات کا مطالعہ کر کے دیکھیں کہ ڈاکٹر صاحب کی پیشکردہ تصویر کہاں تک ان کے مطابق ہے۔ حضرت مرزا صاحب کی کتاب حقیقۃ الوحی کو لیجئے۔ آپ اس کتاب کے ۳۹۱ پر فرماتے ہیں (۱) "نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں"۔ (۲) "میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے۔ اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے"۔ (ص ۶۳ حقیقۃ الوحی) (۳) "خدا کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضہ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا۔ کہ آپ کی فیض برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا"۔ (حقیقۃ الوحی حاشیہ ص ۱۵۴) (۴) "سو میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا۔ جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور برگزیدوں کو دی گئی تھی"۔ (حقیقۃ الوحی ص ۶۲) (۵) "سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا"۔ (دافع البلاء ص ۱۱) (۶) "اس فیصلہ کے لئے آسمان سے قرنا میں آواز پھونکیگا وہ قرنا کیا ہے وہ اس کا نبی ہوگا"۔ (چشمہ معرفت ص ۲۱۵)

میں نے بطور نمونہ حضرت مرزا صاحب کی صرف تین کتب کا حوالہ دیا ہے۔ ورنہ آپ کی بہت سی کتب ہیں جن میں آپ نے صاف طور پر اور خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر اپنے آپکو نبی کہا ہے ڈاکٹر صاحب کا تو یہ دعوےٰ تھا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کی کتب میں دعوئے نبوت کا ذکر ایک دفعہ بھی نہیں۔ مگر جیسا کہ مندرجہ بالا حوالوں سے ظاہر ہے حضرت مرزا صاحب نے دعوئے نبوت بڑے زوردار الفاظ میں کیا۔ اور کئی بار کیا ہے میں ڈرتا ہوں۔ کہ کہیں وہ شعر جو ڈاکٹر صاحب نے کتاب مجدد اعظم حصہ اول کے شروع میں حضرت مرزا صاحب کا نقل کیا ہے۔ ان پر اور ان کے ہمخیالوں پر ہی صادق نہ آئے اور وہ یہ ہے

امروز قوم من نشناسد مقام من
روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم

آخر میں میں جناب ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں ایک متلاشی حق کی حیثیت سے عرض کرونگا۔ کہ جو غرض آپنے مجدد اعظم کی تمہید میں تحریر فرمائی ہے۔ وہ آپ کی اس کتاب سے بھی پوری نہیں ہو سکی۔ یعنی آپنے حضرت مرزا صاحب کی اصلی تصویر پبلک کے سامنے پیش نہیں کی۔ خاکسار میاں نسیم احمد طاہر گھوڑیالہ ضلع لاہور

لکھنؤ میں انفرادی تبلیغ اور لیکچر

گونڈہ سے واپس آکر ہم نے لکھنؤ میں قیام کیا۔ بعض معززین سے ملاقاتیں کیں۔ اور مختلف مسائل پر تبادلہ خیالات کیا۔ ندوۃ العلماء کے پرنسپل صاحب سے دو گھنٹہ گفتگو ہوئی۔ وہاں کی لائبریری اور بورڈنگ ہاؤس وغیرہ کو دیکھا بعض اساتذہ اور طلباء سے عربی میں گفتگو کی۔ قادیان کے تعلیمی نظام اور درسگاہ سے متعلق انہوں نے جو حالات دریافت کئے بتائے۔ جماعت احمدیہ لکھنؤ نے دار التبلیغ میں جلسہ منعقد کیا جس کا اعلان لکھنؤ کے معزز اردو۔ انگریزی اخبارات مثلاً اودھ۔ ہمدم۔ حقیقت۔ پونیر وغیرہ میں کیا گیا۔ نیز جماعت احمدیہ لکھنؤ نے تمام شہر میں موٹر کار پر لاؤڈ سپیکر لگا کر اس جلسہ کا اعلان کیا۔ بابو ضیاء اللہ صاحب مالک ملک ٹائر ریڈیو لکھنؤ نے اس سلسلہ میں اپنی موٹر مرحمت فرما کر سہولت بہم پہونچائی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

اس پروگرام کے مطابق ۷ فروری کا جلسہ ہوا۔ جس میں غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب نے بھی شرکت فرمائی۔ دار التبلیغ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا گیا۔ تاکہ امین آباد پارک میں بیٹھے ہوئے لوگوں تک آواز پہونچ سکے۔ چنانچہ اس کا بہت فائدہ ہوا۔ لوگوں نے ہماری تقاریر کو دلچسپی سے پارک میں بیٹھ کر سنا۔ سب سے پہلے خاکسار نے تقریر کی۔ ابتداءً ہندو علماء کی ان تقریروں کے حوالجات پیش کئے جن میں انہوں نے بھگوان کرشن کی آمد اسی زمانہ میں ضروری قرار دی ہے۔ ازاں بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوے کرشن پیش کیا۔ اور آپ کی صداقت ہندو کتب سے واضح کی۔ بعدہٗ حضور کی اس تعلیم کو پیش کیا۔ جو آپ نے ہندو مسلم اتحاد کے سلسلہ میں بیان فرمائی ہے۔ اور بتایا۔ کہ ہم ان اصول پر کاربند ہو کر ہی آپس میں مضبوط اتحاد قائم کر سکتے ہیں۔ لکھنؤ کے ایک بہت بڑے سنسکرت کے عالم نے ہماری جماعت کے ایک کارکن سے جلسہ کے بعد اس بات کا اظہار کیا۔ کہ مہاشہ صاحب نے منتر اس عمدگی سے پڑھے ہیں۔ کہ سنسکرت کے بڑے بڑے ودوان بھی نہیں پڑھتے۔ اور مجھے مرزا صاحب کی اس تعلیم کو سن کر بہت خوشی ہوئی۔ خاکسار کے بعد مولوی عبد المالک خانصاحب نے ظہور مہدی علیہ السلام کے موضوع پر تقریر کی جس میں مولوی صاحب نے دجال اور یاجوج ماجوج کی حقیقت نہایت دلچسپ پیرایہ میں بیان کی اور بھی دیگر علامات جو آخری زمانہ کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھیں پیش کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوی مہدویت و مسیحیت پر مفصل روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ وہ جملہ علامات پوری ہو چکی ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوی برحق ہے۔ اسی سلسلہ میں آپ نے موجودہ جنگ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان پیشگوئیوں کو آپ کی صداقت کے ثبوت میں پیش کیا جو موجودہ جنگ سے متعلق ہیں۔ مثلاً آسمان سے فوجوں کا اترنا۔ زہریلی گیسوں کا استعمال کیا جانا۔ بحری بیڑوں کے ذریعہ لڑنا وغیرہ۔ تقریر کو حاضرین نے بہت دلچسپی سے سنا۔

اس کے بعد گیانی عباد اللہ صاحب نے سکھ کتب سے آنے والی مصیبتوں سے بچنے کا علاج پیش کرتے ہوئے بتایا کہ نشکلنک اوتار کو ماننا ہی علاج ہے۔ جس کی نشانیاں سکھ کتب میں یہ بیان کی گئی ہیں۔ کہ وہ مسلمانوں میں سے ہوگا۔ وہ سلطان القلم ہوگا۔ اس کی تحریر بےنظیر ہوگی۔ وہ کوئی نئی شریعت لے کر نہ آئیگا پرگنہ بٹالہ میں ہوگا۔ اس کا تعلق مغل خاندان سے ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور یہ تمام نشانیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں پائی جاتی ہیں اس لئے آپ ہی نشکلنک اوتار ہیں۔ اور آپ کے ماننے میں قوموں کے لئے سلامتی مقدر ہے۔ خدا کے فضل سے یہ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب ہوا۔ اور لوگ اچھا اثر لے کر گئے۔

۸ فروری کو شام کے وقت گیانی صاحب کا لیکچر سکھوں کے گوردوارہ میں اتحاد کے موضوع پر ہوا۔ آپ نے ابتداء تقریر میں بتایا، کہ میرا اس مضمون پر تقریر کرنا اس تعلیم کے نتیجے میں ہے۔ جو بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اقوام عالم میں صلح و اتحاد قائم کرنے کے لئے بیان فرمائی ہے۔ آپ نے تقریر میں بتایا۔ کہ ہمارے باہمی جھگڑے بے جا تعصب کی وجہ سے اور اس وجہ سے ہیں کہ ہم ایک دوسرے کی کتب سے ناآشنا ہیں پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً اذان اور جے کارے کا جھگڑا ہے۔ حالانکہ اذان میں اس بات کا اعلان کیا جاتا ہے کہ خدا سب سے بڑا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں۔ اور خدا کی عبادت ہی کامیابی ہے۔ اور یہ سب باتیں ایسی ہیں۔ جن کی طرف گورو گرنتھ صاحب ہماری پوری پوری راہنمائی کرتا ہے۔ اس طرح جے کارہ کے معنے صرف اس قدر ہیں۔ کہ خدا زندہ ہے۔ اور اس کو فنا نہیں۔ پھر آپ نے بتایا کہ ہمارے اتحاد کی بنیاد پرانے زمانے میں بزرگوں کے ہاتھوں سے رکھی جا چکی ہے۔ چنانچہ دربار صاحب امرتسر کی بنیاد گورو ارجن دیو جی نے حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک سے رکھائی۔ اور اس طرح دربار صاحب کی بنیاد کے ساتھ ساتھ سکھ مسلم اتحاد کی بنیاد بھی رکھی گئی۔

اسی طرح جب بادشاہ اکبر کے سامنے بعض ہندوؤں نے جو گورو صاحب سے مخالفت ذاتی رکھتے تھے یہ شکایت کی کہ گورو گرنتھ صاحب میں اسلام کی توہین کی گئی ہے تو اکبر بادشاہ نے بعد تحقیقات فیصلہ دیا۔ کہ شکایت کرنے والے جھوٹے ہیں۔ اور شاہی دربار سے خلعت و جاگیر عطا کی۔ نیز گورو ارجن دیو جی سے اس بے جا تکلیف دہی کے لئے معذرت کی۔ گیانی صاحب جب گورو گرنتھ صاحب کے شبد پڑھتے تھے۔ تو سکھ جھوم جھوم کر ان کے ساتھ پڑھتے تھے۔

آپ کی تقریر کے بعد صاحب صدر نے نہایت شاندار پیرایہ میں جماعت احمدیہ کے اس طرز عمل کو سراہا۔ اور کہا کہ ہم لوگ لباسوں پر جھگڑتے ہیں۔ حالانکہ گورو بابا نانک جی نے اسلامی لباس اختیار کیا تھا۔ اور کعبہ بھی گئے تھے۔ اور آپ نے یہ سفر اسلام کے کھنڈن کے لئے نہ کیا تھا۔ لوگوں نے ہماری تاریخ میں غلط باتیں شامل کر دی ہیں۔ ہم ان سب باتوں کو نکال رہے ہیں۔ جن سے سکھ مسلم اتحاد کو صدمہ پہونچتا ہے اور ہم گیانی صاحب سے امید رکھتے ہیں۔ کہ جب وہ لکھنؤ تشریف لائیں۔ ہمارے گوردوارہ میں آکر ضرور لیکچر دیں۔ تمام گوردوارہ حاضرین سے بھرا ہوا تھا۔ بعض سکھوں نے تقریر کے بعد گیانی صاحب کو گوجرخان ضلع راولپنڈی میں تشریف لانے کی دعوت دی۔ اور نظارت دعوۃ و تبلیغ کا پتہ نوٹ کر لیا۔ سید ارشد علی صاحب نے جماعت احمدیہ لکھنؤ کی طرف سے صدر صاحب و حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

مہاشہ محمد عمر از لکھنؤ

رسالہ "فرقان" کا خلافت نمبر

مارچ ۱۹۴۲ء میں اللہ تعالےٰ کے فضل و رحم سے خلافت ثانیہ پر اٹھائیس برس پورے ہو جائیں گے۔ اس موقعہ پر رسالہ "فرقان" کا خلافت نمبر شائع ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ۔ اس نمبر کی ایک غیر معمولی خصوصیت یہ ہوگی۔ کہ اس میں حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءھا کا "ایک پیغام فرزندان احمدیت کے نام" بھی شائع ہو رہا ہے۔ خریداران فرقان کو تو یہ نمبر پہنچیگا ہی۔ لیکن ضرورت ہے کہ یہ رسالہ بہت کثرت سے اپنے احباب اور غیر مبایعین تک پہونچایا جائے۔ تقسیم کرنے والے احباب ایک روپیہ کے آٹھ رسالے حاصل کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ان کی طرف سے فوراً اطلاع مل جائے۔ امید ہے احباب اس طرف جلد تر توجہ فرمائیں گے۔ جو دوست ابھی تک خریدار نہیں وہ ایک روپیہ مینیجر رسالہ فرقان قادیان کے نام بھیج کر سالنمبر کے لئے خریدار بن جائیں۔

خاکسار۔ ابوالعطاء جالندھری قادیان

نفع مند کام پر روپیہ لگانیوالوں کیلئے عمدہ موقعہ

جو دوست اپنا روپیہ کسی نفع مند کام پر لگانا چاہیں۔ انہیں چاہیئے کہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ ایسا روپیہ جائیداد کی کفالت پر لیا جائے گا۔ جو انشاء اللہ ہر طرح سے محفوظ رہے گا اور نفع لائے گا۔

فرزند علی عفی عنہ ناظر بیت المال قادیان

رپورٹ مساعی مجلس خدام الاحمدیہ بابت ماہ تبوک ۱۳۲۰ ہش

شعبہ خدمت خلق

مجالس مقامی:- حلقہ مسجد اقصیٰ میں ایک روپیہ آٹھ آنے سے ایک غریب کی مدد کی گئی۔ مدرسہ احمدیہ کے خدام نے ۱۲ گھنٹہ ایک بیمار کی تیمارداری کی۔ قادیان کے حلقوں میں ۱۴ افراد کو عملی مدد پہنچائی گئی۔ تین جگہ خوشبو جلانے کا انتظام کیا گیا۔ ۶ گھروں میں سودا سلف لاکر دیا گیا۔ ایک جنازہ میں ایک حلقہ کے خدام نے شمولیت کی۔ ۲۲ مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔ تین حلقوں نے جمعہ کے روز پانی اور پنکھا کشی کا انتظام کیا۔

مجالس بیرون:- امرتسر۔ مختلف طریق سے خدمت خلق کی گئی۔ ایک عورت اور اس کے دو بچوں کے قیام و طعام کا انتظام کیا گیا۔ تین عورتوں کو بدمعاشوں سے بچایا گیا۔ سکندرآباد میں ایک شرابی کو شراب پینے سے روکا گیا۔ داتہ زید کا میں ایک ہندو کی وفات پر رات کو چار خدام ڈیوٹی پر رہے۔ لاہور میں ایک مکان کے گرنے کی وجہ سے سڑک پر جو ملبہ گرا اسے صاف کیا گیا۔ پنجورہ میں ایک دوست کو سانپ نے کاٹ لیا۔ اس کی خبرگیری کی گئی۔ چک ۹۹ شمالی میں ایک عیسائی کا مکان گر پڑا۔ اور اس کے بچے نیچے دب گئے۔ خدام نے اس موقعہ پر محنت سے کام کیا۔ بیس مسافروں کو کھانا لاکر دیا گیا۔ سید والا میں پچاس بار مریضوں کی عیادت کی گئی۔ کنڈا گھاٹ میں ۲۵ خطوط لکھکر دیئے گئے۔ شریف پورہ۔ گجرانوالہ۔ پنڈ دادنخاں۔ بنوں۔ کنڈا گھاٹ گنج۔ فیروزپور چھاؤنی۔ میانوالی۔ داتہ زید کا امرتسر۔ لاہور۔ اور دنیا پور میں عملی امداد بہم پہنچائی گئی۔ امرتسر لاہور پنڈ دادنخاں۔ دنیا پور۔ گجرانوالہ اور شریف پورہ میں عیادت مرضاء کی گئی۔ کیرنگ گجرانوالہ اور کنڈا گھاٹ میں محتاجوں کو سودا سلف لاکر دیا گیا۔ داتہ زید کا۔ میانوالی۔ فیروزپور چھاؤنی اور کریام میں غرباء کو کھانا کھلایا گیا۔ سید والا میں ایک جنازہ کے انتظامات کئے گئے۔

شعبہ وقار عمل

مجالس مقامی:- دارالبرکات میں چار راستے اور ایک نالی درست کی گئی۔ دارالفتوح اور دارالسعۃ۔ دارالبرکات شرقی اور ناصر آباد میں کم وبیش کام ہوتا رہا۔

مجالس بیرون:- امرتسر کے خدام نے دو دفعہ ایک گاؤں میں جاکر وقار عمل منایا۔ گوجرانوالہ میں ایک نشیب جگہ اور ایک نالی کو درست کیا گیا۔ چک ۹۹ شمالی میں خدام نے مسجد کے ستونوں کی لیپ کی۔ اور غسل خانہ کی مرمت کی۔ گجرات میں خاص طور پر مسجد کی صفائی کی طرف توجہ کی گئی۔ گھاس صاف کیا گیا۔ خدام نے مٹی ڈالی۔ اور راستہ پکا بنایا دنیا پور میں بیس گلیوں کی صفائی کی گئی۔ کنڈا گھاٹ میں ایک سڑک اور دو نالیوں کی صفائی کی گئی۔ پنجورہ میں نالیوں کی صفائی کے علاوہ ۳ چبوترے اور ایک پل تیار کیا گیا۔ لاہور میں ایک گڑھا ۵ فٹ گہرا اور ۵ فٹ چوڑا پر کیا گیا۔ فیروزپور چھاؤنی۔ بنوں۔ پنڈ دادنخاں سید والا اور گوکھووال میں کم وبیش کام ہوتا رہا۔

مرکزی: قادیان میں پندرھواں وقار عمل نصرت گرلز ہائی سکول والی سڑک پر منایا گیا۔ ۷½ بجے کام شروع ہوا۔ حاضری گذشتہ کی نسبت کم تھی۔ تاہم ۲½ گھنٹے کام کے نتیجہ میں پانچہزار مکعب فٹ مٹی گڑھے میں ڈالی گئی۔ اور کمہاروں نے بھٹے سے روڑے لاکر گڑھے میں ڈالے۔

شعبہ تربیت و اصلاح

مجالس مقامی۔ نماز باجماعت کی تحریک قریباً سب محلوں میں جاری رہی۔ حلقہ مسجد مبارک میں صبح کے وقت جگانے کا انتظام کیا گیا۔ دارالبرکات اور دارالفضل میں ملفوظات وغیرہ بورڈ پر لکھے گئے۔ حلقہ مسجد مبارک۔ دارالعلوم میں ایک جلسہ کیا گیا۔ بورڈنگ تحریک جدید کے خدام کو نصائح کی گئیں۔

مجالس بیرون:- امرتسر کے خدام نے ایک گاؤں میں ۲۰ میل کے فاصلہ پر جلسہ کیا فیروزپور اور لاہور میں ماہوار اجلاس ہوئے امرتسر شریف پور۔ اسلام آباد۔ انبالہ۔ چک ۹۹۔ دنیا پور۔ گوکھووال۔ کنڈا گھاٹ گھوگھہ (سیالکوٹ) لائلپور۔ کلکتہ۔ پنجورہ اور لاہور میں درس کا سلسلہ جاری رہا۔ امرتسر۔ کیرنگ۔ شریف پورہ۔ چک ۹۹ پنڈ دادنخاں۔ گھوگہ اور فیروزپور میں نماز باجماعت کی طرف توجہ دلائی گئی۔ انبالہ اور کلکتہ میں تبلیغی جدوجہد بھی جاری رہی۔ انبالہ میں خدام کو نصائح کی گئیں۔ کیرنگ کنڈا گھاٹ۔ پنجورہ اور لاہور میں خدام کے انفرادی مطالعہ کا سلسلہ بھی قائم رہا۔ کیرنگ اور گنج میں ڈاڑھی رکھنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ چک ۹۹ و چک ۷/۱ میں حقہ نوشی کا انسداد کیا گیا۔ دنیا پور اور بنوں میں تقریروں کی مشق کرائی گئی۔ بنوں اور گوکھووال میں مفید تعلیمی باتیں خدام کو بتائی گئیں۔ سید والا۔ بنوں چک ۷/۱ و ۴۹ گنج میں اجلاس ہوتے رہے۔ کنڈا گھاٹ اور گنج میں سچ بولنے کی تحریک کی گئی۔ چک ۷/۱ میں تمام خدام نے قرآن کریم پڑھنا شروع کر دیا ہے۔ گجرات میں ایک تبلیغی ٹریکٹ چھپوا کر ۵۰۰ کی تعداد میں شائع کیا گیا۔ گوکھووال میں خدام کو اعتراضات اور ان کے جوابات سکھائے گئے۔ کیرنگ میں خاص طور پر تبلیغی کاموں پر زور دیا گیا۔ اور گاؤں میں جاکر جلسہ کیا گیا۔

شعبہ اطفال

مجالس مقامی:- دارالبرکات شرقی اور دارالرحمت میں دعائیں۔ نماز یاد کرائی جاتی رہیں۔ دارالبرکات اور دارالرحمت میں اطفال کے اجلاس ہوتے رہے۔ دارالبرکات میں جلوس کی صورت میں صبح جگایا گیا۔ اور درس دیا گیا۔ نمازوں کی طرف خاص توجہ دی گئی۔ مسجد مبارک میں کھیلوں کی طرف ترغیب دی گئی۔ دارالرحمت میں درس بھی جاری رہا۔ بورڈنگ تحریک جدید اور دارالسعۃ میں بھی کام ہوتا رہا۔

مجالس بیرون:- کیرنگ میں نماز باجماعت کی طرف توجہ دی جاتی رہی۔ اور روزانہ ایک گھنٹہ دینی تعلیم دی گئی۔ سید والہ میں اطفال نے ۳۰۰ فٹ لمبی نالی کی صفائی کی اور راستہ درست کیا۔ اور مسجد کی صفائی کی۔ گنج لاہور میں اطفال کے اجلاس ہوتے رہے دہلی میں بھی اطفال عمدگی سے کام کرتے رہے لائلپور اور گوکھووال میں اطفال کو نماز کا سبق دیا جاتا رہا۔ گوجرانوالہ میں نظموں کے علاوہ قرآن کریم کے بعض حصے یاد کرائے گئے۔ کنڈا گھاٹ اور لائل پور میں بھی کام ہوتا رہا اور نصائح کی جاتی رہیں۔

مرکزی:- موسمی رخصتوں کی وجہ سے کام کی عام رفتار سست رہی۔ دارالبرکات دارالرحمت اور دارالسعۃ میں کام عمدگی سے ہوتا رہا۔ ایک ماہوار جلسہ دارالفتوح میں کیا گیا۔ بوجہ رخصتوں کے حاضری نسبتاً کم تھی۔

خاکسار خلیل احمد ناصر
جنرل سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان دارالامان

اعلان نکاح

مورخہ ۱۵/۲/۴۲ کو بمقام جہلم سید سردار شاہ صاحب انگلش ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول خوشاب کا نکاح مسمات فضل نور بیوہ مولوی فیروز الدین صاحب مرحوم سکنہ جہلم سے ۵۰۰ روپے مہر پر چودھری علی اکبر صاحب امیر جماعت احمدیہ جہلم نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے مبارک کرے۔ خاکسار چودھری غلام حسین احمدی سکرٹری امور عامہ جہلم

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق

ایک مخلص دوست کی جدوجہد!

میاں محمد شمس الدین صاحب کلکتہ سے اطلاع دیتے ہیں:- "خدا کے فضل سے امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بابت ۱۳۲۰ ہش (۱۹۴۱ء) میں مَیں بھی کامیاب ہوگیا ہوں۔ فالحمدللہ! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کے مطالعہ سے مجھے کچھ ایسی دلچسپی اور خوشی ہوتی ہے۔ کہ میں الفاظ میں اظہار نہیں کرسکتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ۱۹۳۶ء سے برابر ہر سال شریک امتحان ہو رہا ہوں۔ دوسرے احباب کو بھی شریک کرنے کی حتی الامکان کوشش کرتا رہتا ہوں۔ لہٰذا عرض ہے۔ کہ میرے لئے اور دیگر دوستوں کے لئے بھی دعا فرمادیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہماری کمزوریوں کو دور کرے۔ اور اس سلسلہ مطالعہ کتب و شرکت امتحان سے بیش از پیش فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ میرا خیال ہے۔ کہ مجھ سے زیادہ عدیم الفرصت باقی دوست نہیں ہونگے۔ مزدوری کی قسم کا کام صبح سے رات کے دس گیارہ اور کبھی بارہ بجے تک کرنا پڑتا ہے۔ باوجود اس کے مطالعہ کتب اپنے لئے ضروری سمجھ کر کچھ نہ کچھ مطالعہ کر ہی لیتا ہوں۔ خدام الاحمدیہ کے ماتحت جو امتحان ہونے لگے ہیں۔ ان کے بھی تمام امتحانوں میں شریک ہوا ہوں۔ بہرکیف امتحان ۱۹۴۲ء کے لئے پہلا اعلان شائع ہوتے ہی میں نے اپنا فرض سمجھتے ہوئے دوستوں کو تحریک شروع کردی جس کے نتیجہ میں حسب ذیل احباب نے شرکت امتحان کا وعدہ کیا ہے۔ دعا کریں اللہ تعالےٰ مجھے و نیز تمام دوستوں کو وعدہ پر ثابت رہنے کی توفیق بخشے۔ مزید کوشش جاری ہے۔ بقیہ اسمائے گرامی بعد میں انشاء اللہ بھیجدونگا۔

(۱) محمد شمس الدین ۱۱ نیو بینگز روڈ کلکتہ
(۲) مولوی دولت احمد خانصاحب بی ایل سکرٹری تبلیغ
(۳) مولوی عبدالحفیظ صاحب سیکرٹری مال
(۴) مولوی محمد صاحب بی۔ اے
(۵) مولوی ابوالنذر بہاؤ الحق صاحب انکم ٹیکس آفیسر
(۶) مولوی احمد صاحب ایم کام
(۷) چودہری عبداللہ صاحب بہار سپلائی ڈیپارٹمنٹ
(۸) چودہری عبدالمنین صاحب بی۔ اے۔ بی ٹی
(۹) محمد سردار خان صاحب سپلائی ڈیپارٹمنٹ"

نظارت ہذا یہ اطلاع شائع کرتے ہوئے جہاں میاں محمد شمس الدین صاحب موصوف کا شکریہ ادا کرتی اور ان کے لئے دعا کرتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں بیش از پیش خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے۔ وہاں جماعتوں کے سیکرٹریان تعلیم و تربیت سے دریافت کرتی ہے۔ کہ انہوں نے اس فرض کو کہاں تک ادا کیا ہے۔ صوبہ سرحد کی جماعتیں۔ صوبہ پنجاب کی خصوصیت سے شہری جماعتیں (جماعتہائے گورداسپور۔ بٹالہ۔ پٹھانکوٹ۔ سیالکوٹ۔ امرتسر لاہور شہر۔ شیخوپورہ شہر۔ گوجرانوالہ شہر۔ وزیرآباد شہر۔ لائلپور شہر۔ جھنگ۔ چنیوٹ شورکوٹ۔ خوشاب۔ بھیرہ۔ گجرات شہر۔ جہلم شہر۔ چکوال۔ پنڈ دادنخان۔ راولپنڈی شہر کیملپور شہر۔ ڈیرہ غازیخاں۔ جام پور۔ ملتان شہر۔ بہاولپور شہر۔ مظفرگڑھ۔ منٹگمری شہر۔ پاک پٹن۔ صدر گوگیرہ۔ اوکاڑہ۔ فیروزپور۔ قصور۔ موگا۔ جالندھر شہر کریام۔ راہوں۔ ہوشیارپور شہر۔ کاٹھ گڑھ۔ لدھیانہ۔ پٹیالہ۔ سامانہ۔ سرہند۔ نابھہ انبالہ شہر۔ شملہ۔

صوبہ دہلی میں دہلی شہر۔ اور ریاست جموں و کشمیر میں جموں۔ سری نگر۔ سندھ کی تمام جماعتیں۔ بلوچستان سے کوئٹہ۔ یو۔ پی میں آگرہ۔ متھرا۔ علی گڑھ۔ اٹاوہ ڈیرہ دون۔ لکھنؤ۔ شاہجہانپور۔ الہ آباد۔ کانپور۔ سی۔ پی میں ناگپور۔ بھوپال۔ بمبئی۔ پونہ۔ ریاست حیدرآباد دکن سے خود حیدرآباد۔ سکندرآباد۔ خصوصیت سے اس اعلان میں نظارت ہذا کے مخاطب ہیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی ذمہ واری کا احساس کرتے ہوئے اس معاملہ میں جلد سے جلد کارروائی کرکے امتحان میں شریک ہونے والے دوستوں کے ناموں سے نظارت ہذا کو اطلاع دیں گے۔

ناظر تعلیم و تربیت

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن۔ ۲۸ فروری۔ برما میں دریائے ستیانگ پر نہایت خوفناک لڑائی ہوئی۔ انگریزی فوجوں نے ایک پل کے لئے زبردست مقابلہ کیا۔ دشمن کے ڈیڑھ ہزار سپاہی ہلاک و مجروح ہوئے۔ مگر چونکہ بوجہ زیادتی دشمن کی فوج کا دباؤ سخت تھا اس لئے ہماری فوجوں کو دریائے ستیانگ کے مغرب میں پیچھے ہٹنا پڑا۔ جاپانیوں کا دعویٰ ہے۔ کہ انہوں نے پیگو رنگون ریلوے لائن کاٹ دی ہے۔ اور ممکن ہے۔ یہ دعویٰ صحیح ہو۔ کیونکہ اس علاقہ میں ان کا دباؤ سخت ہے۔ رنگون کے اردگرد صورت حال نازک ہوگئی ہے اور برما گورنمنٹ کی درخواست پر فوجی حکام نے شہر پر کنٹرول کر لیا ہے۔ جاپانی ہر لمحہ شہر کے نزدیک پہنچ رہے ہیں۔

بٹاویہ۔ ۲۸ فروری۔ جاوا کے سمندر میں اتحادی اور جاپانی بحری بیڑوں میں سخت جنگ ہو رہی ہے۔ دونوں کے جنگی جہاز اس میں حصہ لے رہے ہیں۔ اس جنگ کو بالی اور میکاسر کی جنگوں کے برابر ہی سمجھا جا رہا ہے تفاصیل کا تا حال علم نہیں ہو سکا۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جاوا میں جاپانی ابھی کسی جگہ اتر نہیں سکے۔ کل سورابایا پر انہوں نے دو بار ناکام حملے کئے۔ جزیرہ سیلیبز میں بھی گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ جزیرہ تیمور میں بھی سخت جنگ ہو رہی ہے۔ اس جزیرہ کے صدر مقام پر جاپانیوں کے قبضہ کے دعویٰ کی تصدیق ابھی نہیں ہوئی۔ آج جاپانی ہوائی جہازوں نے نیو برٹن کی بندرگاہ مورسبی پر کئی گھنٹے لگاتار بمباری کی۔

لنڈن۔ ۲۸ فروری۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ ساحل فرانس پر ایک ریڈیو لوکیشن پوسٹ پر برطانی طیاروں نے پیرا شوٹ اتارے بری فوج نے بھی ان کو مدد دی۔ اور یہ سب سپاہی اپنے کام کو مکمل کر کے بحری جہازوں میں انگلستان واپس روانہ ہو گئے۔

واشنگٹن۔ ۲۸ فروری۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ بندرگاہ پرل کے بحری کمانڈر ایڈمرل کمیل کا کورٹ مارشل کیا جا رہا ہے۔ نیز جزیرہ ہوائی کے فوجی کمانڈر جنرل شاڈ کو بھی کورٹ مارشل کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے۔ ان دونو پر اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی کا الزام ہے۔

دہلی۔ ۲۸ فروری۔ آج فنانس ممبر نے سنٹرل اسمبلی میں بجٹ پیش کیا۔ آپ نے کہا۔ کہ نمک پر ڈیوٹی کی موجودہ شرح آئندہ سال بھی قائم رہے گی۔ پٹرول پر بارہ آنے فی گیلن کے بجائے پندرہ آنہ فی گیلن ڈیوٹی کر دی جائے گی۔ انکم ٹیکس ایک ہزار روپیہ سالانہ آمدنی پر کر دیا گیا ہے۔ اس بجٹ کے رُو سے آئندہ سال ۱۴۰ کروڑ روپیہ آمد اور ۱۸۷،۶۷ کروڑ روپیہ خرچ کا اندازہ کیا گیا ہے یعنی ۴۷،۶۷ کروڑ کا خسارہ رہیگا۔ پانچ کروڑ تیس لاکھ روپیہ تو زائد ٹیکسوں سے پورا کیا جائیگا۔ اور باقی ۳۵ کروڑ قرضہ سے۔

لاہور۔ ۲۸ فروری۔ ایک ماہ اور ۲۰ یوم کی ہڑتال کے بعد آج یہاں دوکانیں کھلنی شروع ہوگئیں۔ دوپہر تک انارکلی بازار تمام کھل چکا تھا۔ بعض لوگوں نے پھر انہیں بند کرانے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوئے۔ جیسا کہ وزیر اعظم نے اسمبلی میں اعلان کیا تھا۔ لالہ بہاری لال چاننہ اور دوسرے ستیہ آگرہی لیڈر رہا کر دیئے گئے ہیں۔ کل بیوپار منڈل کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس پھر ہو رہا ہے۔

رنگون۔ ۲۸ فروری۔ بعض لوگوں نے یہاں آگ لگانے اور لوٹ مار شروع کرنے کی کوشش کی۔ جنپر گولی چلائی گئی۔ اس کا نہایت خوشگوار اثر ہوا ہے۔ اس وجہ سے شہر ملٹری کے حوالہ کر دیا گیا ہے۔

لکھنؤ۔ ۲۸ فروری۔ آج یہاں ہندو مسلم فساد ہوگیا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ مسٹر ساورکر کا جلوس ایک بازار میں سے گذر رہا تھا۔ کہ اس پر خشت باری کی گئی۔ قریب تیس لوگ زخمی ہوئے۔ پانچ شدید مجروح بتائے جاتے ہیں۔ جن میں سے ایک ہسپتال میں مر گیا پندرہ غنڈوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ شہر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ ہوگئی ہے۔

لنڈن۔ ۲۸ فروری۔ برلن ریڈیو کا بیان ہے کہ جاپانیوں نے جزائر گوام اور ویک میں جن امریکنوں کو قیدی بنایا۔ ان سے جنوب مغربی جاپان میں گلیاں تعمیر کرائی جاتی ہیں۔ کیونکہ جاپان میں کسی شخص کو بیکار رہنے کی اجازت نہیں۔

لاہور۔ ۲۸ فروری۔ حکومت پنجاب نے سر عبد القادر۔ راؤ بہادر چودھری لال چند۔ اور انسپکٹر جنرل پولیس پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ جو ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت گرفتار ہونے والے ہر قیدی کے کیس پر غور کرے گی۔ اور ہر ایک کے متعلق اپنی سفارشات پیش کرے گی۔

دہلی۔ ۲۸ فروری۔ آج آئندہ سال کے لئے جو بجٹ مرکزی اسمبلی میں پیش کیا گیا۔ اس میں عام تار کی اجرت دس آنے سے بارہ آنے اور ایکسپریس تار کی اجرت سوا روپیہ سے ڈیڑھ روپیہ کر دی گئی ہے۔ ٹرنک ٹیلیفون کال کی فیس کا سرچارج دس سے بیس فیصدی تک بڑھا دیا گیا ہے۔ مٹی کے تیل پر ڈیوٹی بھی بڑھا دی گئی ہے۔

واشنگٹن۔ ۲۸ فروری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ وشی گورنمنٹ نے اپنی غیر جانبداری کا پھر اعادہ کیا ہے۔ اس سوال کے جواب میں کہ لیبیا میں محوری فوجوں کی سامان وغیرہ سے مدد کی گئی ہے۔ وشی گورنمنٹ نے لکھا ہے۔ کہ وہ کسی بھی جنگ کرنے والی قوم کو کسی بھی میدان جنگ میں فوجی مدد نہ دے گی۔

ماسکو۔ ۲۸ فروری۔ روس کی نیوز ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ شمال مغربی محاذ پر جرمنی کی سولہویں فوج نے روسی فوجوں کے آگے ہتھیار ڈال دئے ہیں۔ روسی فوجیں سمالنسک کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ یوکرین میں ۷۵۰۰ جرمن ہلاک کئے گئے۔

ملبورن۔ ۲۷ فروری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ سارا شمالی آسٹریلیا ملٹری کے کنٹرول میں دیدیا گیا ہے۔

لنڈن۔ ۲۸ فروری۔ وشی گورنمنٹ کے امریکہ کو غیر جانبداری کا یقین دلانے کے باوجود فرانس کے جنگی بیڑے نے نقل و حرکت شروع کر دی ہے۔ اس سے کئی قسم کے شکوک پیدا ہو رہے ہیں۔ اور خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وشی اور اتحادی ممالک کے تعلقات شاید خراب ہو جائیں۔

لنڈن۔ ۲۸ فروری۔ برٹش لیبر پارٹی نے اپنی پالیسی کی وضاحت کے لئے ایک اعلان کیا ہے۔ جس میں کہا ہے۔ کہ ہندوستان کو مکمل ذمہ واری دی جائے۔ تاکہ وہ دوسری نوآبادیات کے ساتھ مساوی درجہ حاصل کر سکے۔ لارڈ ہیلی فیکس نے بھی ایک انٹرویو میں کہا ہے۔ کہ سر سٹیفورڈ کرپس کے اس اعلان سے کہ اس وقت ہندوستان کو سیاسی آزادی دیجائے۔ میں کامل طور پر اتفاق کرتا ہوں۔

لکھنؤ۔ ۲۸ فروری۔ یو۔پی گورنمنٹ نے حکم دیا ہے۔ کہ ہر وہ شخص جس کے قبضہ میں دس روپیہ سے زیادہ مالیت کی انگریزی ادویہ ہوں۔ ۱۵ مارچ تک ایک مطبوعہ نقشہ پُر کر کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پیش کرے۔

لاہور۔ ۲۸ فروری۔ سکھوں کا ایک وفد پرسوں گورنر پنجاب سے مل رہا ہے۔ جو سکھوں کے حقوق کے متعلق ان سے تبادلہ خیالات کرے گا۔

بٹاویہ۔ ۲۸ فروری۔ کل جاپانی طیاروں نے بٹاویہ کی بندرگاہ اور مغربی جاوا کے ہوائی اڈوں پر دو مرتبہ بمباری کی۔

لاہور۔ ۲۷ فروری۔ کل گورنر پنجاب نے بیوپاریوں کی ہڑتال کے سلسلہ میں خبروں پر سنسر کا جو حکم دیا تھا۔ وہ آج منسوخ کر دیا گیا۔

لنڈن۔ ۲۷ فروری۔ پولینڈ کے سابق کمانڈر انچیف نے یہاں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہٹلر اس وقت تین خوفناک حملوں کی تیاری کر رہا ہے۔ وہ نہ صرف رُوس بلکہ سویز اور ٹرکی پر بھی جارحانہ حملہ کرنا چاہتا ہے۔ اس کا حقیقی مقصد کاکیشیا کا تیل ہے۔

رنگون۔ ۲۷ فروری۔ کل جاپانی طیاروں نے شہر پر کاری ضرب لگانا چاہی لیکن امریکن اور برطانی طیاروں نے انہیں ناکام کر دیا۔ اور ان میں سے ۲۹ کو گرا لیا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی۔